نماز جنازہ میں تکبیریں

عقائد کے متعلق تو نمونہ کے طور پر بعض روایتیں پیش کی گئی ہیں۔ اعمال کے متعلق بھی ایک روایت مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے جو نماز جنازہ میں تکبیروں کی تعداد کے بارے میں فروع کافی جلدا صفحہ ۹۵ پر درج ہے۔

عن محمد بن مهاجر عن امہٖ ام سلمة قالت سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی علٰی میت کبر وتشهد ثم کبرثم صلی علی الانبیاء و دعا ثم کبر الرابعة و دعا للمیت ثم کبروا نصرف فلما نهٰی الله عزوجل عن الصلٰوة علی المنافقین کبر و تشهد ثم کبرو صلی علٰی النبیین صلی الله علیهم وسلم ثم کبر فدعا للمومنین ثم کبر وانصرف ولم یدع للمیتo

یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بھانجے حضرت محمد ابن مہاجر، اپنی والدہ ماجدہ سے روایت فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ''شروع میں'' جب میت پر نماز جنازہ پڑھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے۔ پھر شہادت پڑھتے تھے پھر تکبیر کے بعد انبیاء علیہم السلام پر درود شریف پڑھتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔ پھر چوتھی تکبیر کے بعد میت پر دعا مانگتے تھے۔ پھر پانچویں تکبیر کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو منافقوں پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا تو اس کے بعد ہمیشہ جنازہ میں چار تکبیریں پڑھتے تھے اس ترکیب کے ساتھ کہ پہلی تکبیر کے بعد شہادت دوسری تکبیر کے بعد درود شریف تیسری تکبیر کے بعد مومنین (احیاء واموات) کیلئے دعا فرماتے تھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرتے تھے۔۱۲

اب منافقوں پر پانچ تکبیریں اور مومنین پر چار تکبیریں پڑھا جانا ائمہ معصومین کی روایت سے کس طرح واضح ہے اور امام عالی مقام کی روایت سے روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہو گیا کہ جب منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا گیا تو اس کے بعد ہمیشہ چار تکبیریں ہی پڑھی جاتی تھیں۔ منافقوں پر نماز جنازہ پڑھنے سے اس آیت کریمہ کے ذریعہ منع فرمایا گیا۔ ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابداً (کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ آپ کبھی کسی منافق پر نماز جنازہ نہ پڑھیں) اب اہل تشیع نے جو پانچ تکبیریں اپنے مذہب میں رائج کر رکھی ہیں اس کی یہی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے کہ اہل تشیع کے اسلاف نے اپنے میتوں پر جو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو اسی کو اپنا لیا اور جب منافقین پر نماز جنازہ ممنوع ہوئی تو اہل تشیع کے اسلاف حسب ارشاد باری عزاسمہ ولتعرفنهم بسیماهم تقیہ کے پردے میں نہ چھپ سکنے کی وجہ سے غالباً غیر حاضر رہتے ہوں گے۔ اسی لئے جو انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ اس کو جائز نہ سمجھا تاہم ائمہ صادقین کے ارشاد پر ان کو اور نہیں تو تقیۃً ایمان لانا چاہئے تھا اور بظاہر اس پر عمل کرتے ہوئے چار تکبیریں ہی نماز جنازہ میں پڑھتے مگر منشی قضاء وقدر نے ان دو قسموں کی نماز جنازہ کو دونوں فرقوں کی قسمت میں الگ الگ لکھ دیا ہے۔ ورنہ مومنین پر چار تکبیر والی نماز جنازہ خود اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب کافی میں ائمہ معصومین سے مروی ہے اور اسی پر ہمیشہ کا معمول رہنا فرمایا گیا ہے جیسا کہ امام جعفر صادق کی حدیث میں واضح طور پر موجود ہے جو ابھی بیان ہو چکی ہے اب تقدیر کو تدبیر کیسے بدل سکتی ہے۔